احوال و آثار

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا مستند تذکرہ

تصوف فاؤنڈیشن

۱۴۱۹ھ

احوال و آثار

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا مستند تذکرہ

مصنّف و مؤلّف

حمید اللہ شاہ ہاشمی

مدیر و ناشر

ارشد قریشی، بانی تصوّف فاؤنڈیشن

○

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات

۲۴۹/ این سمن آباد — لاہور — پاکستان

شوروم : المعارف ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

یکے از مطبوعات تصوّف فاؤنڈیشن

○

ناشر : ابونجیب حاجی محمدّ ارشد قریشی
بانی تصوّف فاؤنڈیشن ۔ لاہور

طابع : زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

سال اشاعت : ۱۴۲۰ھ — ۲۰۰۰ء

قیمت : ۱۵۰ ر روپے

تعداد : پانچ سو

واحد تقسیم کار : المعارف ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور ۔ پاکستان

آئی ایس بی این — ۹۶۹ — ۵۰۶ — ۰۳۴-x

○

تصوّف فاؤنڈیشن ابونجیب حاجی محمدّ ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصال ثواب کے لئے بطور صدقہ جاریہ اور یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلف صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مطابق تبلیغ دین اور تحقیق و اشاعت کُتب تصوّف کے لیے وقف ہے۔

عبدالرشیدؒ) کو بھیجا کہ انہیں نرمی سے سمجھا بجھا کر میرے پاس لاؤ۔ مخدوم عثمان آپ کا نام سنتے ہی ٹھنڈے پڑ گئے۔ اور شیخ حسن کے ہمراہ دربار غوثیہ میں حاضر ہوئے حضرت شیخ الاسلامؒ نے آپ پر شفقت کی نظر کی اور فرمایا "اے لال شہباز۔ آگے بڑھ۔" آپ نے آگے بڑھ کر سرنیاز قدموں میں رکھا اور فرمایا: "اے پیکر نور خطا معاف فرما دیجئے میں نے آپ کے شہر کے ایک عالم کو گرفت میں لانا چاہا تھا۔ لیکن خود اسی میں جکڑ دیا گیا۔ خدارا اب اور زیادہ نہ ترسایئے اپنی بیعت میں لے لیجئے۔" حضرت شیخ الاسلامؒ نے انکو بغل میں لے کر خوب بھینچا اور اسی محبت میں ہی آپ کو اپنے حلقہ ارادت میں داخل کر لیا۔

چونکہ حضور نے آپ کو "لال شہباز" کہہ کر پکارا تھا اس لیے آپ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔ شیخ محمد اکرام اپنی کتاب "آب کوثر" میں (ص ۳۳۲) لکھتے ہیں "آپ کو مرشد شہباز کا خطاب دیا تھا۔ اور چونکہ آپ اکثر سرخ لباس پہنتے تھے اس لیے آپ کو لال شہباز کہتے تھے۔" آپ اکثر سرخ لباس پہننے کی وجہ سے "لال شہباز" کہلاتے تھے۔ بلبن کا بیٹا خان شہید آپ کا بڑا معتقد تھا "تحفۃالکرام" میں لکھا ہے کہ آپ سیر و سیاحت کرتے بوعلی شاہ قلندر کی خدمت میں جا پہنچے انہوں نے کہا ہندوستان میں تین سو قلندر ہیں بہتر ہے کہ آپ سندھ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ آپ سندھ میں آکر سیوستان (سیون) میں مقیم ہو گئے۔ یہاں آپ کو بڑی مقبولیت حاصل ہو گئی۔ شروع میں آپ ایک باشرع بزرگ تھے۔ لیکن قلندری مشرب اختیار کرنے کے بعد آزاد ہو گئے۔ اکثر "جذب و سکر" کی حالت میں رہتے تھے۔ "آپ کے طریقے کے قلندروں کو لال شہباز یہ کہتے ہیں۔"(۱۹) آپ نے ۱۲۷۴ء میں وفات پائی۔ والی سیوستان نے مزار پر ایک شاندار روضہ تعمیر کرایا۔ آپ کا مزار سندھ کی سب سے بڑی زیارت گاہ ہے۔ صاحب "تحفۃالکرام" نے آپ کو ان "چار یاروں" میں شمار کیا ہے۔ جو مل کر سیاحت کرتے تھے۔ سیون کے قریب پہاڑ پر چشمہ واہی پر جلدی امراض کے مریض غسل کرتے اور شفا پاتے ہیں۔ پاس ہی ایک ستون کی مسقف عمارت ہے۔ یہاں لوگوں کی آمدورفت جاری رہتی ہے۔ اور اس کی چھت پر سیر کرتے ہیں۔ عام مشہور یہی ہے۔ کہ اس جگہ "چاروں

یار" یعنی شیخ بہاء الدین زکریاؒ، بابا فرید گنج شکرؒ، سید جلال بخاریؒ اور لال شہباز قلندرؒ نے کئی کئی دن مکاشفہ میں کاٹے۔

حاجی جمال کنبوہؒ (۲۰)

ایک دفعہ شیخ الاسلامؒ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوااور عرض کی " حضور سنا ہے کہ آپ خدا کے نام پر سب کچھ دے دیتے ہیں۔ میں بھی ایک آرزو لے کر آیا ہوں۔" فرمایا "بھائی میرا کیا ہے جو دوں، سب اسی کا مال ہے۔ جس کو چاہتا ہے دلاتا ہے۔ اگر اسے منظور ہوا تو تم بھی خالی نہ جاؤ گے ہاں کہو! کیا کہنا چاہتے ہو؟"

سائل نے عرض کی: "حضور! میری خواہش ہے کہ آپ خدا کی راہ میں اتنی اشرفیاں عنایت فرمائیں جتنے آج تک پیغمبر آئے ہیں۔"

حضرت کے چہرے پر حیرت و استعجاب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ عام روایت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔ اتنی بڑی رقم رب العزت کے نام پر تصدق کرنا کوئی بڑی بات نہ تھی لیکن ایک غیر معروف انسان کو اس قدر دولت کا دے دینا مصلحت سے بعید تھا۔

حضرت سوچ میں پڑ گئے کہ اس معمہ کو کس طرح حل کیا جائے۔ اس وقت بارگاہ عالیہ میں بڑے بڑے علماء اور مشائخ موجود تھے۔ کبھی وہ سوال کرنے والے کو دیکھتے اور کبھی سوال پر غور فکر کرتے۔ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ آج تک اس بارگاہ سے کوئی شخص خالی نہیں لوٹا ہو۔ لیکن اگر حضرت اس آدمی کو اتنا بڑا خزانہ دے دیتے ہیں تو اس سے ہزاروں مستحقین کی حق تلفی ہوتی ہے اور اگر حضور اسے مطالبہ سے کم رقم مرحمت فرماتے ہیں تو لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ حضرت نے سائل کا سوال پورا نہیں کیا۔ تمام حاضرین اس خیال میں محو تھے کہ دفعتہً ایک طرف سے آواز آئی "حضرت! اس شخص کو میرے حوالے فرمایئے! اس کا سوال میں پورا کروں گا" یہ ایک مستعد اور معاملہ فہم بزرگ تھے۔ حضرت شیخ الاسلامؒ کے محب، صادق! حاجی جمال کنبوہ! ان کی طبع رسا ایسے موقعوں پر کام آتی تھی۔ حضرت